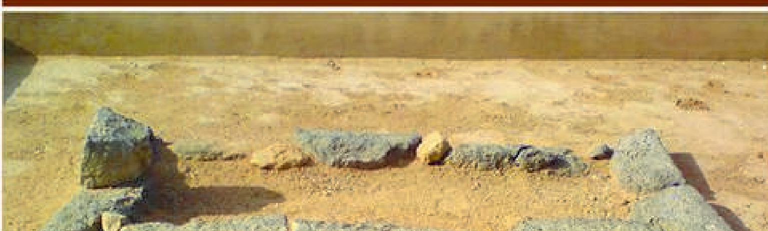
رسالہ نمبر: 86

کراماتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

(مع دیگر حکایات)



مزارِ حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی (جنّتُ البقیع، مدینۃُ المنوّرہ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کراماتِ عثمانِ غنی (مع دیگر حکایات)

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (32 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل عَظمتِ صَحابہ سے لبریز ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ’’اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُودشریف** پڑھے ہوں گے۔‘‘ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۵ ص ۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

۱ ؎ یہ بیان امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے (۲۰ ذُوالحِجَّۃِ الحرام ۱۴۲۹ھ - 2008ء کے) سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا جو ترمیم واضافے کے ساتھ طبع کیا گیا۔ **-مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

پُراَسرار مَعذور

حضرتِ سیِّدُ نا ابُو قِلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے مُلکِ شام کی سرزمین میں ایک آدَمی دیکھا جو بار بار یہ صدا لگا رہا تھا: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں اُٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور مُنہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہے جا رہا ہے: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں نے اُس سے پوچھا: اے آدمی! کیوں اور کس بنا پر تُو یہ کہہ رہا ہے؟ یہ سُن کر اس نے کہا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں اُن بدنصیبوں میں سے ہوں جو امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں داخِل ہو گئے تھے، میں جب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو میں نے غصّے میں آکر بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تھپّڑ مار دیا! یہ دیکھ کر امیرُ الْمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دُعا مانگی: ''اللہ تَعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اندھا کرے اور تجھ کو جہنَّم میں جھونک دے۔'' اے شخص! امیرُ الْمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پُرجلال چہرہ دیکھ کر اور اُن کی یہ قاہِرانہ دعا سن کر میرے بدن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ میں امیرُ الْمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں، تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں

ہاتھ اور ۲ دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی اندھی ہوچکیں، آہ! اب صِرْف چوتھی دُعا یعنی میرا جہنَّم میں داخِل ہونا باقی رہ گیا ہے۔

(اَلرِّیاضُ النَّضرة لِلْمُحِبِّ الطَّبَرِی ج٣ ص ٤١)

دو جہاں میں دُشمنِ عُثماں، ذلیل و خوار ہے
بعد مرنے کے عذابِ نار کا حقدار ہے

کُنْیَت و اَلقاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 18 ذُوالْحِجَّةِ الْحرام 35 سِنِ ہجری کو **اللہ** غنی عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلیلُ الْقَدْر صَحابی عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت مظلومیَّت کے ساتھ شہید کئے گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خُلَفائے راشِدین (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمرتضٰی رِضْوانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کُنْیَت ''ابوعَمْرو'' اور لقب جامعُ القراٰن ہے نیز ایک لقب ''ذُوالنُّورَین'' (دونور والے) بھی ہے، کیونکہ **اللہ** غفور عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافِعِ یومُ النُّشور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دِی تھیں۔

نُور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قبولِ اسلام کرلیا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو "صاحِبُ الْھِجْرَتَین" (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے حَبشہ اور پھر مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت فرمائی۔

دو بار جنّت خریدی

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ والا بَہُت بُلند و بالا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی مبارک زندگی میں نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، تاجدارِ نُبُوَّت، شَہَنْشاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے دومرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ "بیرِ رُومہ" یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقْف کر کے اور دُوسری بار "جَیشِ عُسْرَت" کے موقع پر۔ چُنانچِہ "سُنَنِ تِرمذی" میں ہے: حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ الرَّحمٰن بن خَبّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں حاضِر تھا اور حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ محترم، رَحْمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم، سراپا جُود وکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیشِ عُسْرَت" (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عُثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُٹھ کرعَرْض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پالان اوردیگر مُتَعَلِّقَہ سامان سَمیت ۱۰۰ سَو اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضُور سراپا نُور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ تو حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں تمام سامان سَمیت دوسو ۲۰۰ اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دو ۲ جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیباً ارشاد فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مع سامان تین سو ۳۰۰ اُونٹ اپنے ذمّے قَبول کرتا ہوں۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضُورِ انور، مدینے کے تاجور، شافِعِ مَحشر، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، مَحبوبِ داوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سن کر مِنبرِ مُنوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو مرتبہ فرمایا: ''آج سے عُثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔'' (تِرمِذی ج ٥ ص ٣٩١ حدیث ٣٧٢٠)

اِمامُ الْاَسْخِیاء! کر دو عطا جذبہ سخاوت کا!
نکل جائے ہمارے دل سے حُبِّ دولتِ فانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

950 اُونٹ اور 50 گھوڑے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا گیا ہے کچھ حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قربان جایئے مَحبوبِ مصطَفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیاء، عُثمانِ باحَیا

رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جُودوسخا پر کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے اعلان سے بَہُت زیادہ چندہ پیش کیا چُنانچِہ مُفسّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلی بار میں ایک 100 کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج۸ص ۳۹۵)

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہوگی ہیچ سلطانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُمُورِ خیر کیلئے عطیّات جمع کرنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض نادان دینی کاموں کے لئے چندہ کرنا بُرا جانتے اور اس سے روکتے ہیں، یاد رکھئے! بلاوجہ اس کارِ خیر سے روکنے کی شرعاً مُمانَعت ہے چُنانچِہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 127 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: اُمُورِ خیر کے لیے مسلمانوں سے اس طرح چندہ کرنا بدعت نہیں بلکہ سنّت سے ثابِت ہے جو لوگ اس سے

روکتے ہیں (وہ) مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۙ﴿۱۲﴾[۱] (ترجَمۂ کنز الایمان بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار) میں داخِل ہوتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جَریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کچھ (حضرات) بَرَہْنہ پا، بَرَہْنہ بدن، صِرْف ایک کملی کفنی کی طرح چِیر کر گلے میں ڈالے خدمتِ اقدسِ حُضُورِ پُر نور، سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے، حُضُورِ پُر نور، رَحْمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کی مُحتاجی (یعنی غُربت) دیکھی، چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اَذان کا حکم دِیا، بعدِ نَماز خُطبہ فرمایا، بعدِ تلاوتِ آیاتِ مبارَکہ ارشاد کیا: ''کوئی شخص اپنی اشرفی سے صَدَقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل (یعنی تھوڑے) گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے چُھوہاروں سے، یہاں تک فرمایا: اگرچہ آدھا چُھوہارا۔'' اِس ارشادِ گرامی (یعنی عطیّات دینے کی ترغیب) کو سُن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اُٹھا لائے جس کے اُٹھانے میں اُن کے ہاتھ تھک گئے، پھر لوگ پے دَرپے صَدَقات لانے لگے، یہاں تک کہ دو انبار (یعنی 2 ڈھیر) کھانے اور کپڑے کے ہوگئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کُندَن (یعنی خالص سونے) کی طرح دَمکنے لگا اور ارشاد فرمایا: ''جو شخص اسلام میں کوئی اچّھی راہ نکالے اُس کے لئے اُس کا ثواب ہے اور اُس کے بعد جتنے لوگ اُس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُس (اچّھی راہ نکالنے والے) کیلئے ہے بِغیر اس کے کہ اُن (عمل کرنے والوں) کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔'' (مُسلِم ص۵۰۸ حدیث ۱۰۱۷) عطیّات کے بارے میں مزید

[۱] پ۲۹، القلم: ۱۲

معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 107 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''چندے کے بارے میں سُوال جواب'' کا مُطالعہ کیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

عُثمانِ غنی کا اِتِّباعِ رسول

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبردست عاشِقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفےٰ کا عملی نُمونہ تھے اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں اورادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ چُنانچِہ ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجِد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مُسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (اَیضاً ص ۱۳۰ حدیث ۴۱۵ مُلَخَّصاً)

وُضو کر کے خَنداں ہوئے شاہِ عُثماں کہا: کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مُخاطَب دیا پھر کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

غذا میں مثالی سادگی

حضرتِ سیِّدُ ناشُرَحْبِیل بن مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور زیتون پر گزارہ کرتے۔ (اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص ۱۵۵ حدیث ۶۸۴)

کبھی سیدھا ہاتھ شَرْم گاہ کو نہیں لگایا

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جس ہاتھ سے میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَستِ مُبارک پر بَیْعَت کی وہ (یعنی سیدھا ہاتھ) پھر میں نے کبھی بھی اپنی شَرْم گاہ کو نہیں لگایا۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹۸ حدیث ۳۱۱)

حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہِلیّت میں کبھی بدکاری کی اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ (حلیۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۹۹)

بند کمرے میں بھی نِرالی شَرْم و حیا

حضرتِ سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نے امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شرم وحَیا کی شدّت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی کمرے میں ہوں اور اُس کا دروازہ بھی بند ہو تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حَیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔'' (حِلْیۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۹۴ حدیث ۱۵۹)

ہمیشہ روزے رکھا کرتے

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیشہ نَفْلی روزے رکھتے

اور رات کے ابتِدائی حصّے میں آرام فرما کر بقیّہ رات قِیام (یعنی عبادت) کرتے تھے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۲ ص ۱۷۳)

خادِم کو زَحْمت نہیں دیتے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تواضُع (یعنی عاجزی) کا یہ حال تھا کہ رات کو تہجُّد کے لیے اُٹھتے اور کوئی بیدار نہ ہوا ہوتا تو خود ہی وُضو کا سامان کر لیتے اور کسی کو جگا کر اس کی نیند میں خلل انداز نہ ہوتے۔ چُنانچِہ امیرُالمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رات تہجُّد کے لیے اُٹھتے تو وُضُو کا پانی خود لے لیتے تھے۔ عرض کی گئی: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں زَحْمت اٹھاتے ہیں خادِم کو حکم فرما دیا کریں۔ فرمایا: نہیں رات اُن کی ہے اِس میں آرام کرتے ہیں۔ (ابنِ عَساکِر ج ۳۹ ص ۲۳۶)

لکڑیوں کا گٹّھا اُٹھائے چلے آرہے تھے!

امیرُالمُؤمِنین، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر اپنے باغ میں سے لکڑیوں کا گٹّھا اُٹھائے چلے آرہے تھے حالانکہ کئی غلام بھی موجود تھے۔ کسی نے عرض کی: آپ نے یہ گٹّھا اپنے غلام سے کیوں نہ اُٹھوالیا؟ فرمایا: اُٹھوا تو سکتا تھا لیکن میں اپنے نَفْس کو آزما رہا ہوں کہ وہ اس سے عاجِز تو نہیں یا اسے ناپسند تو نہیں کرتا! (اَللُّمع ص ۱۷۷)

میں نے تیرا کان مَروڑا تھا

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: میں نے

ایک مرتبہ تیرا کان مَروڑا تھا اِس لئے تو مجھ سے اُس کا بدلہ لے لے۔

(الرِّیا ضُ النَّضرۃ،ج ۳ ص ٤٥)

قَبْر دیکھ کر سیِّدُ نا عُثمانِ غنی گریہ وزاری فرماتے

امیرُ الْمُؤمِنِین ، جامعُ القران ، حضرتِ سیِّدُ نا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجُود بھی قَبْر کی زِیارت کے موقع پر آنسو روک نہ سکتے تھے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 695 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''اللّٰہ والوں کی باتیں'' (جلداوّل) کے صَفْحہ 139 پر ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین ، حضرت سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قَبْر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قدَر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مُبارَک تَر ہو جاتی۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ١٣٨ حدیث ٢٣١٥)

...... تو میں یہ پسند کروں گا کہ راکھ ہو جاؤں

حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: '' اگر مجھے جنّت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے لیکن مجھے یہ نہ پتا ہو کہ مجھے کس طرف جانے کا حکم ہو گا تو میں یہ پسند کروں گا کہ راکھ ہو جاؤں، اس سے پہلے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔''

(اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص ١٥٥ حدیث ٦٨٦)

قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجُود آپ نے خوفِ خدا سے مغلوب ہو کر یہ فرمایا ہے۔

اِس ارشاد میں اللہ تعالٰی کی خُفیہ تدبیر سے خوف کا اظہار ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنّت کے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

بجائے جہنّم میں جانے کا حکم دے دیا جائے! لِہٰذا عذابِ دوزخ کے ڈر کے سبب راکھ ہو جانے جانے کی پسند کا اِظہار فرمایا۔

کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی

مصطفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آخِرت کی فِکْر دل میں نُور پیدا کرتی ھے

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دنیا کی فِکْر دل میں اندھیرا جب کہ آخرت کی فکر نُور پیدا کرتی ہے۔ (اَلْمُنَبِّهات ص ٤)

عُثمانِ غنی پر کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّے مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، مَحْبوبِ رحمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جامِعُ القرآن، حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ پر بے حد و بے انتہا مہربان تھے، اس ضِمن میں ایک واقِعہ مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جن دِنوں باغیوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ رَفیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جا رہی تھی اور حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں ملاقات کے لیے حاضِر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ

کرفرمایا: اے عبدُ اللّٰہ بن سلام (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! میں نے آج رات تاجدارِ دو جہان، رَحْمت عالمیان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِس روشن دان میں دیکھا، سلطانِ زمانہ، رسولِ یگانہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِنتِہائی مُشفِقانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: ''اے عُثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! ان لوگوں نے پانی بند کرکے تمہیں پیاس سے بے قرار کردیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں اُس سے سیراب ہوا اور اب اِس وَقْت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کررہا ہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم، سراپا جُودوکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا ''یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری اِمداد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ اِفطار کرو۔'' میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ پُر انوار میں حاضِر ہوکر روزہ اِفطار کرنا مجھے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رخصت ہوکر چلا آیا اور اُسی روز باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کردیا۔ (کتابُ المنامات مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج۳ ص۷۴ رقم ۱۰۹)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں کہ حضرتِ علّامہ ابنِ باطِیش رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (مُتَوَفّٰی 655 ہجری) اس سے یِہی سمجھتے ہیں کہ (سرکار صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار والا) یہ واقِعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔

(الحاوی للفتاوی للسیوطی ج۲ص۳۱۵)

کئی دن تک رہے محصُور ان پر بند تھا پانی
شہادت حضرتِ عُثمان کی بے شک ہے لاثانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بعطائے پَروردگار عَزَّوَجَلَّ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تمام حالات ظاہر وآشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے مکی مدنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے کسوں کے مددگار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَیْهِمْ ''یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری اِمداد کروں۔''

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خون ریزی نا منظور

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بے مثال صَبْر وتحمّل پر قربان! جامِ شہادت

تو نوش فرمالیا مگر مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں مسلمانوں کا خون بہنا پسند نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ عالیشان کا مُحاصَرہ ہوا اور پانی بند کر دیا گیا۔ جاں نثاروں نے دولت خانے پر حاضِر ہو کر بَلوائیوں سے مقابلے کی اجازت چاہی مگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اجازت دینے سے انکار فرما دیا اور جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلام ہتھیاروں سے لیس ہو کر اجازت کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا: اگر تم لوگ میری خوشنودی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سُنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا میں نے اُس کو آزاد کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خون ریزی سے پہلے میرا قَتْل ہو جانا مجھے زیادہ مَحْبُوب ہے بمقابلہ اِس کے کہ میں خون ریزی کے بعد قتل کیا جاؤں[1] یعنی میری شہادت لکھ دی گئی ہے اور نبیِّ غیب دان، رسولِ ذِیشان، مَحْبُوبِ رَحْمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اِس کی بشارت دے دی ہے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ''اگر تم نے جنگ کی پھر بھی میری شہادت ہو کر رہے گی۔'' (تحفۂ اثنا عشریہ ص۳۲۷)

جو دل کو ضِیاء دے جو مقدّر کو جِلا دے
وہ جلوۂ دیدار ہے عُثمانِ غنی کا

حَسَنَینِ کریمَین نے پہرا دیا

مولائے کائنات، مولا مشکلکُشا، شیرِ خدا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

[1] نِہایۃُ الارَب فِی فُنونِ الادب لِلنّویری ج۳ ص۷

حضرتِ سیِّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بے حد مَحبَّت کرتے تھے۔ حالات کی نازُکی دیکھ کر آپ نے اپنے دونوں شہزادوں حَسَنَینِ کریمَین یعنی امامِ حسن و حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے فرمایا: ''تم دونوں اپنی اپنی تلواریں لے کر حضرتِ عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دروازے پر جاؤ اور پہرا دو۔ قضائے الٰہی عزَّوَجَلَّ جب غالِب آئی حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو سخت صدمہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اُس سے ہیں ناراض
عَدُو اُن کا اُٹھائے گا قِیامت میں پریشانی (وسائل بخشش ص ٤٩٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ بندر بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغض و عداوت رکھنا دارَین (یعنی دُنیا و آخِرت) میں نقصان و خُسران کا سبب ہے چُنانچِہ حضرت عارِف باللہ سیِّدُنا نورُالدّین عبدُ الرَّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی اپنی مشہور کتاب ''شَواھِدُ النُّبُوَّۃ'' میں نَقل کرتے ہیں **3 اَفراد** یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو شَیخَینِ کرِیمَین (حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما) کا گستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قِیام کیا اور سو گئے۔ جب

کُوچ کا وقت آیا تو اُن میں سے اٹھ کر دو[2] نے وُضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں، تم نے مجھے عَین اُس وَقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عجم وعرب، مَحبوبِ ربّ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: ''اے فاسِق! اللہ عَزَّوَجَلَّ فاسِق کو ذلیل وخوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔'' جب وہ **گستاخ** وُضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسْخ ہونا (یعنی بگڑنا) شُروع ہوگئیں، پھر اُس کے دونوں[2] پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہوگئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہوگیا، **یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا**۔ اُس کے رُفَقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اُونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیئے۔ غُروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ **بندر** جَمْع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطَرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر انہوں نے ان کو کوئی اذیّت نہ دی اور وہ **بندر** نما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب **بندر** واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ، ص۲۰۳)

ہم اُن کی یاد میں دھومیں مچائیں گے قِیامت تک

پڑے ہوجائیں جل کر خاک سب اَعدائے عُثمانی (وسائلِ بخشش ص۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! **شیخینِ کریمین** رضی اللہ تعالٰی عنہما کا گستاخ بندر بن گیا۔ کسی کسی کو اس طرح دُنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نُمُونہ بنا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ڈریں، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔ **اللہ** تَعَالٰی ہم کو صَحابۂ کرام اور اہلبیتِ عِظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبّت کرنے والوں میں رکھے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے　　اِنْ شَآءَاللہ اپنا بیڑا پار ہے

ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے　　اِنْ شَآءَاللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان پر خاتِمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ **سرکارِ** والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو [2] عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک فتنے کا ذِکر کیا اور حضرتِ عُثمان کے لیے فرمایا کہ یہ اُس میں ظُلماً شہید کر دیئے جائیں گے۔ (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۹۵ حدیث ۳۷۲۸)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اس ارشاد میں چند غیبی خبریں ہیں حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے اِنتِقال کی تاریخ، آپ کی وفات کی جگہ، آپ کی وفات کی نوعیت کہ شہید ہو کر ہوگی آپ کا

ایمان پر خاتمہ کیونکہ شہادت کے لیے اسلام پر موت ضَروری ہے، یہ ہے حُضُورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا عِلْمِ غیب۔ (مُلَخَّص از مراۃ ج ۸ ص ۴۰۳)

جس آئینے میں نُورِ الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رُخسار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد نگاھی کا معلوم ھو گیا

حضرتِ علّامہ تاجُ الدّین سُبکی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی اپنی کتاب ''طبقات'' میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے سرِ راہ کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا پھر جب وہ امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ باعَظمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ امیرُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نہایت ہی پُر جلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا کہ کیا رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد اب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر وحی اُترنے لگی ہے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ میری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچّی بات ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔'' (طَبقاتُ الشّافِعِیّۃ الکُبرٰی لِلسُّبکی ج ۲ ص ۳۲۷ وغیرہ)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ بصیرت اور صاحبِ باطن تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نگاہِ کرامت سے اُس شخص کی آنکھوں سے کی جانے والی معصیت مُلاحظہ فرمالی اور اُس کی آنکھوں کو زِنا کار قرار دیا۔ بے شک اَجْنَبِیَّہ یعنی نامَحْرَمہ کہ جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس کی طرف بلا اجازتِ شَرْعی نظر کرنا بَہُت بڑی جُرأَت ہے۔ مَنقول ہے: "**جو شخص شَہْوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔**"

(ہدایہ ج ٤ ص٣٦٨)

مختلف اعضاء کا زنا

مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آنکھوں کا زِنا دیکھنا، کانوں کا زِنا سُننا، زَبان کا زِنا بولنا، ہاتھوں کا زِنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا جانا ہے۔" (مُسلِم ص١٤٢٨ حدیث ٢١۔ (٢٦٥٧)) **مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین ،** حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: آنکھوں کا زِنا بدنگاہی، کانوں کا زِنا حرام وفحش باتوں کا سننا، زَبان کا زِنا حرام و بے حیائی کی گفتگو اور پاؤں کا زِنا بُرے کام کی طرف جانا ہے۔

(اشعة اللّمعات ج١ ص ١٠٠)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

بدنگاہی سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ خدا کی قسم! عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ مَنقول ہے: ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔'' (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، نامحرموں اور اَمْردوں کے ساتھ بدنگاہی کرنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے، سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا عَلاّمہ ابنِ جَوزی رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نَقْل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت آگ کی سَلائی پھیری جائی گی۔ (بَحرُ الدُّمُوع ص ۱۷۱)

نظر دل میں شَہوت کا بیج بوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھوں کی حِفاظت کی ہر دم ترکیب رکھئے، ان کو آزادمت چھوڑ یئے ورنہ یہ ہلاکت کے گہرے غار میں جھونک سکتی ہیں، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اپنی نظر کی حِفاظت کرو کیونکہ یہ دِل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور فتنے کے لیے یہی کافی ہے۔'' (اِحیاءُ العلوم ج ۳ ص ۱۲۶) **نبی ابنِ نبی** حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن زکریا علیہما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے پوچھا گیا: زِنا کی ابتِداء کیا ہے؟ فرمایا: ''دیکھنا اور خواہش کرنا۔'' (اَیضاً)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر دُرود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

پارہ 18 سُوْرَةُ النُّوْر آیت نمبر 30 میں **اللہ** ربُّ الْعِباد کا ارشادِ عافیت بنیاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (۳۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بیشک **اللہ** کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ **غنی** رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحبِ کرامت **صَحابی** تھے، جبھی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس شخص کو بدنِگاہی پر تنبیہ فرمائی۔ **کرامت** کیا ہے؟ اِس بارے میں بلکہ اِرْہاص، مَعُونَت، اِسْتِدْراج اور اِہانت کی بھی **تعریفات** سمجھ لیجئے چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 58 پر لکھا ہے: ''نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نُبُوَّت ظاہر ہو، اُس کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو **کرامت** کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو، اُسے **مَعُونَت** کہتے ہیں اور بیباک فُجّار یا کُفّار سے جو اُن کے مُوافق ظاہر ہو، اُس کو **اِسْتِدْراج** کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو **اِہانت** ہے۔''

عُلوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو اے مِرے پیارے
حَیا کرتی ہے تیری تو شہا مخلوقِ نورانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے مَدْفن کی خبر دیدی!

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک علیہ رحمۃ اللہِ الملک فرماتے ہیں کہ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قبرِستان ''جنَّتُ الْبقیع'' کے اُس حصّے میں تشریف لے گئے جو ''حَشِّ کَوْکَب'' کہلاتا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''عنقریب یہاں ایک شخص دفن کیا جائے گا۔'' چُنانچِہ اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت ہوگئی اور باغیوں نے جنازۂ مبارکہ کے ساتھ اس قدر اُودھم بازی کی کہ نہ روضۂ منوَّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا نہ جنَّتُ الْبقیع کے اُس حصّے میں مدفون کئے جاسکے جو صَحابۂ کِبار (یعنی بڑے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کا قبرِستان تھا بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ ''حَشِّ کَوْکَب'' میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سِپُردِ خاک کئے گئے جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اُس وَقْت تک وہاں کوئی قَبْر ہی نہ تھی۔ (کراماتِ صَحابہ ص۹۶، اَلرِّیاضُ النَّضرۃ، ج۳ ص۴۱ وغیرہ)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

شہادت کے بعد غیبی آواز

حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا امیرُ الْمُؤمنین

عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کوئی بُلند آواز سے کہہ رہا ہے: اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّبِرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ ط اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِغُفْرَانٍ وَرِضْوَان. (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راحت اور خوشبو کی خوش خبری دو اور ناراض نہ ہونے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی خبرِ فرحت آثار دو اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے غُفران و رِضوان (یعنی بخشش ورضا) کی بھی بشارت دو) حضرتِ سیّدُنا عَدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آواز کو سن کر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا اور پیچھے مڑ کر بھی دیکھا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ (ابن عَساکِر ج ۳۷ ص ۳۵۵،شَوا ھِدُ النُّبوّۃ ،ص ۲۰۹)

اللہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

مَدْفن میں فِرشتوں کا ہُجُوم

روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازۂ مُبارَکہ چند جاں نثار رات کی تاریکی میں اُٹھا کر جنّتُ الْبقیع پہنچے، ابھی قبر شریف کھود رہے تھے کہ اچانک سُواروں کی ایک بَہُت بڑی تعداد جنّتُ الْبقیع میں داخِل ہوئی اِن کو دیکھ کر یہ حضرات خوفزدہ ہو گئے۔ سُواروں نے بآوازِ بلند کہا: آپ حضرات بالکل مت ڈریئے ہم بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لئے حاضِر ہوئے ہیں۔ یہ آواز سن کر لوگوں کا خوف دُور ہو گیا اور اطمینان کے ساتھ حضرتِ سیّدنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین کی گئی۔ قبرستان سے لوٹ کر ان صَحابیوں (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) نے قسم کھا

کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فِرشتوں کا گروہ تھا۔ (کراماتِ صحابہ ص ۹۹، شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ص ۲۰۹ مُلَخَّصاً)

رُک جائیں مِرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

گستاخ کو دَرِندے نے پھاڑ ڈالا

مَنقول ہے کہ حاجیوں کا ایک قافِلہ مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا حاضِر ہوا۔ تمام اہلِ قافِلہ حضرتِ امیرُ الْمُؤمنین سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزارِ پُر انوار کے دیدار کے لئے گئے لیکن ایک گستاخ توہین و اِہانت کے طور پر زیارت کے لئے نہیں گیا اور یوں بہانہ بنایا کہ مزار بَہُت دُور ہے۔ قافِلہ جب اپنے وطن کو واپَس آ رہا تھا تو راستے میں ایک خوفناک دَرِندہ غُرّاتا ہوا اُس گستاخ پر حملہ آور ہوا اور اُس نے اُسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا! یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر تمام اہلِ قافِلہ نے بَیک زَبان کہا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گستاخی کا انجام ہے۔ (شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ص ۲۱۰)

بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبّت
اچّھا ہے جو بیمار ہے عُثمانِ غنی کا (ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کتنے بُلند پایہ صَحابی ہیں۔ یہاں کوئی یہ نہ سمجھے کہ صِرف مزارِ پُر انوار کے دیدار کیلئے نہ جانے کی وجہ سے وہ شخص ہلاک ہوا، بلکہ بات یہ تھی کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گستاخ تھا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دل میں دشمنی رکھنے کی وجہ سے حاضِر نہ ہوا تھا۔

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عِظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی اُلفت و مَحبّت و پیار کے حُصول کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے ، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے ذِمّے دار کو جَمع کروایئے، نیز دُعاؤں کی قَبولیّت اور سنّتوں کی تربیت کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے اور نہ صِرف تنہا بلکہ دُوسرے اسلامی بھائیوں پر بھی **انفرادی کوشش** کرکے اُنہیں بھی **مَدَنی قافِلے** کے لئے تیّار کیجئے۔ آیئے !مَدَنی قافلے کی ایک مہکی مہکی **مَدَنی بہار** ملاحظہ فرمایئے چُنانچہ ایک عاشِقِ رسول کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرنے کی کوشِش کرتا ہوں: ہمارا **مَدَنی قافلہ** ''ناکہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیت کے لئے حاضِر ہوا تھا، **مَدَنی قافِلے** کے ایک مسافِر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سِیسی (یعنی آدھے سر) کا شدید دَرْد ہوا کرتا تھا، جب دَرْد اُٹھتا تو دَرْد کی طرف والے چہرے کا حصّہ سیاہ پڑجاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِس قدر تڑپتے کہ دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ دَرْد سے تڑپنے لگے ہم نے گولیاں کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صُبح اُٹھے تو ہَشّاش بَشّاش تھے۔

اُنہوں نے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر کرم ہو گیا، میرے خواب میں سرکارِرسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَع چار یار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کرم فرمایا۔ سرکارِمدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''اِس کا دَرْد ختم کر دو۔'' چُنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے میرا اِس طرح مَدَنی آپریشن کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ''بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔'' مَدَنی بہار کے راوی کا کہنا ہے: واقعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندرُست ہو چکے تھے۔ سفر سے واپَسی پر اُنہوں نے دوبارہ ''چیک اَپ'' کروایا، ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا: بھائی کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہو چکے ہیں! اِس پر اُس نے رو رو کر مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بَہُت مُتأَثِّر ہوا۔ اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سَمیت وہاں موجود 12 اَفراد نے 12 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے اپنے چِہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارک سجانے کی نیّت کی۔

آؤ سارے چلیں، قافِلے میں چلو ہے نبی کی نظر، قافِلے والوں پر

لُوٹنے رَحمتیں، قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت (جلد اوّل) ص ٤٥ بتغیُّر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے ﴿2﴾ ہاتھ ملانے سے پہلے **سلام** کیجئے ﴿3﴾ رخصت ہوتے وَقْت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴿4﴾ نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: "جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریَّت دریافت کرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان **سو رَحمتیں** نازِل فرماتا ہے جن میں سے **ننانوے رَحمتیں** زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے

طریقے سے اپنے بھائی سے خیرِیّت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[1]‘‘ ﴿5﴾ ہاتھ ملانے کے دَوران دُرُود شریف پڑھے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: ’’یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ‘‘ (یعنی اللہ تعالٰی ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿7﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ﴿8﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿9﴾ مسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ مَحَبَّت کے ساتھ اس کا دیدار کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عَداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے[2] ﴿10﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملاتے بلکہ صرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنّت ہے ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔[3] (ہاتھ ملانے کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں) ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصُولِ بَرَکت

مدینہ

[1] اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۳۸۰ حدیث ۷۶۷۲۔ [3] بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۷۲

[2] ایضاً ج ۶ ص ۱۳۱ حدیث ۸۲۵۱۔

کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافَحَہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعَت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو[۱] ﴿13﴾ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مَرد سے) ہاتھ ملانے میں شَہْوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہْوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے[۲] ﴿14﴾ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[۳]

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[۱] جَدُّ المُمتار، کتابُ الحظر وَالإباحة، مقوله ۴۵۵۱، غیر مطبوعه۔ [۳] بہارِشریعت ج ۳ ص ۴۷۱
[۲] دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

طالبِ غمِ مدینہ و
بقیع ومغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

۱۱ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۴ھ
22-04-2013

ایک چُپ ۱۰۰ سُو سُکھ

فہرس

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	بحر الدّموع	دار الفجر دمشق
مسلم	دار ابن حزم بیروت	المنبہات	پشاور
ترمذی	دار الفکر بیروت	شواہد النبوّۃ	استنبول
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	جامع کرامات الاولیاء	مرکز اہلسنت برکات رضا، الھند
مسند امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت	حجة الله على العالمين	مرکز اہلسنت برکات رضا، الھند
مصنف ابن ابی شیبۃ	دار الفکر بیروت	نہایۃ الارب فی فنون الادب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الھدایۃ	دار احیاء التراث العربی بیروت
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درّ مختار	دار المعرفۃ بیروت
الفردوس بمأثور الخطاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
الرّیاض النضرۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	جدّ الممتار	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ابن عساکر	دار الفکر بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
کتاب المنامات	المکتبۃ العصریۃ بیروت	اشعۃ اللّمعات	کوئٹہ
الزھد	دار الغد الجدید بیروت	مراٰۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
اللّمع	دار الکتب الحدیث مصر	تحفۂ اثنا عشریہ	دہلی
احیاء العلوم	دار صادر بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کراماتِ صحابہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

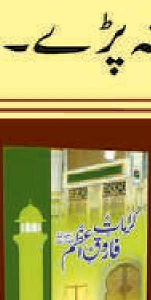
شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

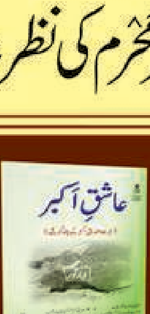
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بے روزگاری
دُور کرنے کا عمل

"یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ" 500 بار، اوّل و آخر دُرود شریف 11، 11 بار، بعد نمازِ عشا قِبلہ رُو باوُضو ننگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اسلامی بہنیں یہ احتِیاط لازماً کریں کہ کسی اجنبی یعنی غیر مَحْرم کی نظر نہ پڑے۔







ISBN 978-969-579-679-5
0109070

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
MC 1286
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net